Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — فون نمبر ۶۲

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۱۴ جمادی الاول ۱۳۹۶ھ ۱۴ ہجرت ۱۳۵۵ ہش ۱۴ مئی ۱۹۷۶ء | نمبر ۱۰۹

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو شخص دُعا کو نہیں چھوڑتا اسکے دین اور دُنیا پر آفت نہ آئے گی

وہ ایک ایسے قلعہ میں محفوظ ہے جس کے اردگرد مسلّح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں

"یقیناً سمجھو کہ دُعا بڑی دولت ہے جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا اس کے دین اور دُنیا پر آفت نہ آئے گی وہ ایک ایسے قلعے میں محفوظ ہے جس کے اِرد گرد مسلّح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں لیکن جو دعاؤں سے لاپروا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو خود بے ہتھیار ہے اور اس پر کمزور بھی ہے اور پھر ایسے جنگل میں ہے جو درندوں اور موذی جانوروں سے بھرا ہوا ہے وہ سمجھ سکتا ہے کہ اس کی خیر ہرگز نہیں ہے۔ ایک لمحہ میں وہ موذی جانوروں کا شکار ہو جائے گا اور اس کی ہڈی بوٹی نظر نہ آئے گی۔ اِس لئے یاد رکھو کہ انسان کی بڑی سعادت اور اس کی حفاظت کا اصل ذریعہ یہی دعا ہے۔ یہی دعا اس کے لئے پناہ ہے اگر وہ ہر وقت اس میں لگا رہے۔

یہ بھی یقیناً سمجھو کہ یہ ہتھیار اور نعمت صرف اسلام ہی میں دی گئی ہے دوسرے مذاہب اس عطیہ سے محروم ہیں ... یہ خاص اکرام اسلام کے لئے ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہ اُمّت مرحومہ ہے لیکن اگر آپ ہی اس فضل سے محروم ہو جاویں اور خود ہی اس دروازہ کو بند کر دیں تو پھر کس کا گناہ ہے۔ جب ایک حیات بخش چشمہ موجود ہے اور ہر وقت اس میں سے پانی پی سکتا ہے پھر اگر کوئی اُس سے سیراب نہیں ہوتا ہے تو خود طالبِ موت اور تشنہ ہلاکت ہے۔ اس صورت میں تو چاہیئے کہ اس پر مُنہ رکھ دے اور خوب سیراب ہو کر پانی پی لیوے یہ میری نصیحت ہے جس کو میں ساری نصائح قرآنی کا مغز سمجھتا ہوں۔ قرآن شریف کے تیس سپارے ہیں اور وہ سب کے سب نصائح سے لبریز ہیں لیکن ہر شخص نہیں جانتا کہ ان میں سے وہ نصیحت کونسی ہے جس پر اگر مضبوط ہو جاویں اور اس پر پُورا عملدرآمد کریں تو قرآن کریم کے سارے احکام پر چلنے اور ساری منہیات سے بچنے کی توفیق مل جاتی ہے۔ مگر میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ کلید اور قوّت دعا ہے۔ دعا کو مضبوطی سے پکڑ لو میں یقین رکھتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ پھر اللہ تعالیٰ ساری مشکلات کو آسان کر دے گا۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۹۲ تا صفحہ ۱۹۳)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۴ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

سخت گھبراہٹ اور ضعف کی تکلیف رہی

احبابِ جماعت خاص توجہ اور نہایت درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے نہایت درجہ مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

بتاریخ ۱۰ ماہ ہجرت بروز دوشنبہ بعد نماز مغرب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم محمود صاحب خالد ابن محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ناظر بیت المال آمد کا نکاح بعوض سات ہزار روپیہ حق مہر مکرمہ امۃ اللطیف صاحبہ بنت محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب صدر جماعتِ احمدیہ حلقہ گلشن اقبال کراچی کے ہمراہ پڑھا اور دعا کرائی۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا باعث بنائے اور موجب ثمرات حسنہ کرے۔ آمین

ربوہ ـــ ۱۲ مئی ۱۹۷۶ء بروز بدھ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ کے صاحبزادے ملک مجیب الرحمٰن صاحب بی۔ ایس سی انجینئرنگ (پنجاب)، ایم۔ ایس سی ٹورانٹو (کینیڈا)، حال پی ایچ۔ ڈی سٹوڈنٹ ریاستہائے متحدہ امریکہ کا نکاح عزیزہ سیدہ نائلہ منصورہ صاحبہ بنت کمانڈر سید ناصر احمد شاہ صاحب آف پاکستان نیوی کے ہمراہ بیس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ سیدہ نائلہ منصورہ سلمہا محترم ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ صاحب

(باقی صفحہ ۶ پر)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ ہجرت ۱۳۵۵ ہش
۱۴ مئی ۱۹۷۶ء

عمل و کردار کی نہایت مضبوط قرآنی بنیاد

جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے اس آخری زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے عین مطابق اس لئے قائم فرمایا ہے کہ یہ جماعت اپنی تبلیغی جدّوجہد، عملی نمونہ اور صداقت کے تازہ بتازہ درخشندہ نشانات کے ذریعہ اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے کا عظیم الشان کارنامہ سرانجام دے۔ یہ عظیم الشان کارنامہ سرانجام دینے کے لئے اس خدائی جماعت کے افراد کا بعض بنیادی اوصاف سے متصف ہونا اور نسلاً بعد نسلٍ متصف رہنا اشد ضروری ہے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۃ الفرقان کی ابتدائی آیت کی نہایت لطیف تفسیر کرتے ہوئے بعض ایسے اوصاف کا ذکر کیا ہے جن سے اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے والی جماعت کے جملہ افراد کا متصف ہونا ضروری ہے۔ یہ اوصاف اس درجہ اہم اور بنیادی اہمیت کے حامل ہیں کہ ان سے متصف ہوئے بغیر غلبۂ اسلام کے مقصد میں کسی جماعت کا کامیاب ہونا محال ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ فی الوقت ہم قرآن مجید کی روشنی میں حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیان فرمودہ ان اوصاف پر ہی روشنی ڈالنا چاہتے ہیں۔

وہ آیت جس سے استدلال کر کے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فریضۂ تبلیغ ادا کرنے والی جماعت کے بعض ناگزیر اوصاف کا ذکر کیا ہے یہ ہے:-

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ۝ (الفرقان آیت ۲)

ترجمہ:- وہ ذات بڑی برکت والی ہے جس نے فرقان اپنے بندہ پر اُتارا ہے تاکہ وہ سب جہانوں کے لئے ہوشیار کرنے والا بنے۔

اس آیت کریمہ سے یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ قرآن مجید ایسی اکمل ترین الٰہی شریعت کا نزول اور افضل الرسل خاتم النبیین حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کسی خاص قوم کے لئے ظہور میں نہیں آئی ہے بلکہ قرآن مجید کا پیغام بیک وقت تمام بنی نوعِ انسان کے لئے ہے اور قیامت تک رونما ہونے والے تمام انسانوں کی نجات اس پیغام پر کما حقہٗ عمل پیرا ہونے کے ساتھ وابستہ ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام بنی نوعِ انسان کی ہدایت کے لئے رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں اور آپؐ کی رسالت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی لئے مبعوث فرمایا ہے اور قرآن مجید کو اسی لئے نازل کیا ہے کہ پوری نوعِ انسانی کو ہمیشہ ہمیش کے لئے دینِ واحد پر جمع کر دیا جائے۔ دنیا میں ایک ہی پیشوا ہو یعنی افضل الرسل حضرت خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک ہی کتاب ہو یعنی قرآن مجید کی کامل و مکمل اور لازوال و بے مثال شریعت اور ایک ہی دین ہو یعنی اسلام جو ہر لحاظ سے کامل و مکمل اور زندہ و زندگی بخش دین ہے۔

یہ مقصد پورا نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس دینِ کامل کی طرف منسوب ہونے والے دنیا کی تمام قوموں تک اسلام کا پیغام پہنچا کر اور ان پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور قرآن مجید کی حقانیت آشکار کر کے اپنی اپنی استعداد کے مطابق روئے زمین پر بسنے والی تمام قوموں کو ہوشیار کرنے والے نہ بنیں۔ اور وہ بیک وقت تمام دنیا کو ہوشیار کرنے والے نہیں بن سکتے جب تک کہ وہ اپنی زندگیوں میں اسلام کا پورا پورا عملی نمونہ پیش نہ کریں اور قرآن مجید کے ایک ایک حکم پر اس طرح عمل پیرا نہ ہوں جس طرح کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر عمل کر کے دکھایا۔ اللہ تعالیٰ نے آیت مذکورہ بالا میں قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں کو ہوشیار کرنے والا قرار دیا ہے۔ آپؐ کے متبعین صرف اسی صورت میں کل اقوامِ عالم کو ہوشیار کرنے والے اور انہیں اسلام کی آغوش میں لانے والے بن سکتے ہیں کہ وہ اپنی ہر حرکت و سکون میں قرآن مجید کو اپنا رہنما بنائیں اور اس طرح قرآن پر عمل پیرا ہوں جس طرح کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر عمل کر کے دکھایا۔ عمل و کردار کی یہ وہ بنیاد ہے جس پر مضبوطی سے قائم ہوئے بغیر کسی کو بھی اسلام ساری دنیا میں پھیلانے کی توفیق نہیں مل سکتی۔ جو قوم یا جماعت بھی اسلام کو دنیا میں پھیلانا اور غالب کرنا چاہتی ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ پہلے اپنے آپ کو اور اپنے جملہ افراد کو اس بنیاد پر مضبوطی سے قائم کرے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ غلبۂ اسلام کے ضمن میں عمل و کردار کی اس بنیاد کی اہمیت واضح کرتے اور اس کے تین اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"پس اس آیت میں تین چیزیں بیان کی گئی ہیں جن کو مدنظر رکھے بغیر (اشاعتِ اسلام کے عظیم الشان کام میں) کبھی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اوّل یہ کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہارا انذار ہر قوم کی طرف ہو اور ہر عیسائی، یہودی، ہندو، سکھ، بدھ اور زرتشتی تمہارا مخاطب ہو اور تم اللہ تعالیٰ کے ان بندوں کو جو ہدایت کا راستہ بھول چکے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف لے آؤ۔ اگر ایک ماں کے تین بچے گم ہو جائیں اور اُن میں سے دو کو تم واپس لے آؤ اور تیسرے کو دھتکار دو تو اُن دو کے لانے سے وہ تم پر پوری طرح خوش نہیں ہوگی بلکہ وہ کہے گی کہ وہ تیسرا بچہ بھی مجھے اُسی طرح پیارا ہے جس طرح یہ دونوں پیارے ہیں اِس لئے جاؤ اور اسے بھی ڈھونڈنے کی کوشش کرو۔ اسی طرح اگر تم دنیا کی دو ارب آبادی میں سے ایک ارب، ننانوے کروڑ ننانوے لاکھ، ننانوے ہزار، نو سو ننانوے کو بھی واپس لے آتے ہو لیکن ایک آدمی کو چھوڑ دیتے ہو اور اس کی طرف توجہ نہیں کرتے تو خدا تعالیٰ تم کو اس کے چھوڑنے پر یہ کہے گا کہ وہ بھی تو میرا بندہ تھا تم نے اسے واپس لانے کی کیوں کوشش نہیں کی۔

دوسری بات جس کی طرف اس آیت میں توجہ دلائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ قرآن کریم تمہارے دلوں اور دماغوں پر حاوی ہونا چاہیے کیونکہ قرآن کریم کے لئے فتح مقدر ہے۔ جب تم اپنے وجود کو قرآن کریم کے ساتھ وابستہ کر دوگے تو اللہ تعالیٰ تمہیں بھی فتح عطا فرمائے گا۔

تیسری بات اس میں یہ بتائی گئی ہے کہ جب تک تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل نہیں کرتے اور آپؐ کے نقشِ قدم پر نہیں چلتے اور جب تک تم اپنے اپنے دائرے میں چھوٹے محمدؐ بننے کی کوشش نہیں کرتے اُس وقت تک تم دنیا میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم ص ۱۹)

الغرض غیر اقوام میں اسلام کی تبلیغ نہ محض دولت کے بل پر ہو سکتی ہے اور نہ تنخواہ کی خاطر کام کرنے والے نام نہاد مبلغین کے ذریعہ۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ اسلام کی طرف منسوب ہونے والے انفرادی حیثیت میں بھی اور اجتماعی طور پر بھی عمل و کردار کی اُس مضبوط بنیاد پر قائم ہوں جو محبتِ الٰہی، عشقِ قرآن اور عشقِ خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے عملی تقاضوں کو پورا کرنے سے استوار ہوتی ہے۔ اس کے بغیر اسلام کو دنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے کی کسی کو توفیق نہیں مل سکتی۔ جماعت احمدیہ کو اگر مشرق و مغرب کے ممالک میں وسیع پیمانہ پر اسلام کی اشاعت کرنے کی توفیق مل رہی ہے تو اس کی وجہ یہی ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے متبعین کو عمل و کردار کی مذکورہ بالا قرآنی بنیاد پر پوری مضبوطی کے ساتھ قائم کر دکھایا ہے۔ یہی آپؑ کا وہ عظیم الشان کارنامہ ہے جس کے نتیجہ میں اسلام دنیا میں رفتہ رفتہ پھیل رہا ہے اور پورے کرۂ ارض پر غالب آئے بغیر نہ رہے گا۔

درخواستِ دعا

میری والدہ محترمہ بیگم سید فضل الرحمٰن صاحب فیضی مرحوم آجکل راولپنڈی میں شدید طور پر علیل ہیں۔ تمام احمدی بہن بھائیوں سے درخواست ہے کہ میری والدہ صاحبہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(سیدہ اختر فیضی بیگم حسن محمد خان صاحب عارف۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زمانہ حال میں دینی علوم سیکھنے کی ضرورت و اہمیت

(مکرم نذیر احمد صاحب خادم لاکھا روڈ سندھ)

حضور نبی کریم محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، ایک عاشق زار کی طرح در حبیب پر پڑے رہتے کہ تا حضور کے ارشادات و فرمودات سن کر علم و عرفان کے گرانقدر موتیوں سے اپنی جھولیاں بھر لیں ـــــ حضرت ابو ہریرہؓ تو کبھی بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس مجلس سے جدا نہ ہوتے کہ مبادا حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا کوئی ارشاد گرامی سننے سے رہ جائے۔ اسی لگن، محبت اور عشق کی وجہ سے انہیں کئی کئی وقتوں کا کھانا تک چھوڑنا پڑتا اور مسلسل فاقوں سے حالت غشی تک جا پہنچتی لیکن اپنے آقا دنیا کے محسن و معلم اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار سے ایک وقت کی غیر حاضری گوارا نہ فرماتے ـــــ الغرض صحابہ کرامؓ کا علم دین سیکھنے کا جذبہ جنون کی حد تک پہنچا ہوا تھا اور انہیں اپنے اُن عظیم محسنوں کی بدولت حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے لاکھوں روح پرور اور زندگی بخش ارشادات پڑھنے اور سننے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کو آٹھ ہزار احادیث یاد تھیں، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دو ہزار ارشادات نبوی ازبر تھے۔ حضرت عباسؓ کے سینہ میں دو ہزار دو سو چھیاسٹھ احادیث محفوظ تھیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو دو ہزار چھ سو تیس اور حضرت ابو سعید خدریؓ کو دو ہزار ایک سو ستر احادیث زبانی یاد تھیں۔ حضرت جابر ابن عبداللہ ابن عمرؓ کو دو ہزار پانچ صد چالیس احادیث حفظ تھیں اور ہمارے ایک بہت بڑے محسن بزرگ حضرت امام بخاری رحؒ کو (جو کہ گو صحابی نہ تھے) چھ لاکھ احادیث یاد تھیں۔ پھر یہ حقیقت بھی کتب احادیث و سیر صحابہؓ نے محفوظ کی ہے کہ ایک ایک وقت میں ہزارہا صحابہؓ کو قرآن حفظ تھا ـــــ قرآن و حدیث اور دینی علوم سیکھنے کے اس والہانہ جذبہ کو سامنے رکھئے اور پھر سوچئے کہ آیا آج ہم میں بھی وہ تڑپ اور وہ جذبہ وہ عشق و جنون پایا جاتا ہے کہ جس کی وجہ سے صحابہ کرامؓ اور بزرگان اسلام نے اسلامی نور کی شعاعوں سے ایک عالم کو بقعۂ نور بنا دیا تھا۔ آج پھر اسلام کو تمام دنیا اور کل ادیان پر غالب کرنے کی عظیم مہم جاری کی گئی ہے۔ جس کا ایک بہت بڑا تقاضا یہ ہے کہ ہم اور ہمارے بہن بھائی دوست احباب غرضیکہ تمام احباب جماعت قرآن و سنت، احادیث اور فقہ اور دیگر علوم سیکھنے میں دیوانہ وار مصروف ہو جائیں تا کہ ایک طرف ہم تبلیغ اسلام کے عالمگیر فریضہ کو ادا کرنے کے قابل ہو سکیں اور دوسری طرف اُن بھائیوں اور بہنوں کی دینی تربیت و اصلاح کی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو سکیں جو حقیقی اسلام قبول کر چکے ہیں یا کریں گے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

(۱) "ہمارے مخالفین نے اسلام پر جو شبہات وارد کئے ہیں اور مختلف سائنسوں اور مکائد کی رو سے اللہ تعالیٰ کے سچے مذہب پر حملہ کرنا چاہا ہے۔ اُس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدان کارزار میں اتروں اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں۔"
(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۸)

(۲) "ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہیں۔"
(الحکم ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان ارشادات سے بھی یہ امر پوری طرح واضح ہو جاتا ہے کہ مخالفین اسلام کی طرف سے اسلام کی کامل اور حکمت سے لبریز تعلیمات پر جہالت و نادانی کی وجہ سے جو حملے کئے جا رہے ہیں اُن کا رد کرنے اور اسلامی تعلیمات کے حسن و جمال کو نمایاں کر کے احسن رنگ میں غیر مسلموں تک پیغام پہنچانے کے لئے ہم میں سے ہر ایک کا علمی و قلمی اسلحہ سے لیس ہونا بہت ضروری ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اندرونی جماعتی تربیت اور اسلامی غلبہ کی خاطر ہمارے لئے استغفار، توبہ، خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنے کے ساتھ ساتھ دینی علوم کی واقفیت حاصل کرنا بھی لابدی قرار دیا ہے۔ علوم کی تحصیل میں عام لوگ افراط اور تفریط کی راہ پر چل نکلے ہیں۔ وہ یا تو صرف رسمی طور پر ابتدائی دینی علوم اور صرف و نحو یا شد بد کو ہی معراج حیات سمجھ بیٹھے ہیں اور یا پھر ہر قسم کے دینی علوم سے یکسر اعراض کر کے اندھا دھند علوم جدیدہ کی تحصیل میں مستغرق نظر آتے ہیں جس کا یہ افسوسناک نتیجہ نکلا ہے کہ نہ تو وہ غیر مسلموں کو اسلامی تعلیمات کی برتری کا قائل کر سکتے ہیں اور نہ ہی غیر مذاہب کی طرف سے اسلام پر علوم جدیدہ کی رو سے کئے گئے اعتراضات کا جواب دینے کی اہلیت رکھتے ہیں جس کی وجہ سے عام پڑھے لکھے لوگ اسلام کے علمی و روحانی کمالات سے ناواقفیت کی بناء پر مذہب سے بدظن ہوتے جا رہے ہیں اس حد درجہ خطرناک اور الم انگیز صورت حال کو تبدیل کرنے کے لئے حضرت امام زمان علیہ السلام نے اہل اسلام کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ وہ دینی علوم بھی پورے طور پر سیکھیں اور ساتھ ہی علوم جدیدہ میں بھی دسترس حاصل کریں۔ اس بارہ میں حضور علیہ السلام کے چند بصیرت افروز ارشادات درج ذیل کئے جاتے ہیں جس سے اسلام کا ہر بہی خواہ فائدہ اٹھا سکتا ہے لیکن ان ارشادات کے اوّلین مخاطب احباب جماعت ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے غلبۂ اسلام کی عظیم آسمانی ذمہ داری ڈالی ہے۔ لہٰذا احمدی بھائی اور بہنیں نہایت توجہ عزم اور عمل کے جذبہ کے ساتھ ان ارشادات گرامی کا مطالعہ فرمائیں۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ:۔

(۱) "آجکل کے تعلیم یافتہ لوگوں پر ایک اور بڑی آفت جو آ کر پڑتی ہے وہ یہ ہے کہ ان کو دینی علوم سے مطلقاً مس نہیں ہوتا۔ پھر جب وہ کسی ہیئت دان یا فلسفہ دان کے اعتراض پڑھتے ہیں تو اسلام کی نسبت شکوک اور وساوس اُن کو پیدا ہو جاتے ہیں تب وہ عیسائی یا دہریہ بن جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں ان کے والدین بھی اُن پر بڑا ظلم کرتے ہیں کہ دینی علوم کی تحصیل کے لئے ذرا سا وقت بھی ان کو نہیں دیتے اور ابتداء ہی سے ایسے دھندوں اور بکھیڑوں میں ڈال دیتے ہیں جو انہیں پاک دین سے محروم کر دیتے ہیں۔"
(انفاس قدسیہ صفحہ ۲۶۳)

(۲) "ضرورت ہے کہ آج کل دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑے جدوجہد سے حاصل کرو۔ لیکن مجھے یہ بھی تجربہ ہے جو بطور انتباہ میں بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ جو لوگ ان علوم میں یکطرفہ پڑ گئے اور ایسے محو اور منہمک ہوئے کہ کسی اہل دل اور اہل ذکر کے پاس بیٹھنے کا ان کو موقعہ نہ ملا اور وہ خود اپنے اندر الٰہی نور نہ رکھتے تھے وہ عموماً ٹھوکر

ہو جائیں گے اور اسلام سے دور جا پڑیں گے۔"

(انوار قدسیہ صفحہ ۶۳)

(۳) "علوم جدیدہ کی تحصیل جب ہی مفید ہو سکتی ہے جب محض دینی خدمت کی نیت سے ہو اور کسی اہلِ دل آسمانی عقل اپنے اندر رکھنے والے مردِ خدا کی صحبت سے فائدہ اٹھایا جائے۔" (ر ر صفحہ ۶۲)

(۴) "دینی خدمت وہی بجا لا سکتا ہے جو آسمانی روشنی اپنے اندر رکھتا ہو۔" (ایضاً صفحہ ۶۲)

(۵) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کے افراد کے بارہ میں پیشگوئی کرتے ہوئے فرمایا کہ:

"میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۱
بحوالہ روحانی خزائن)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان ارشادات کی رو سے ہر احمدی مرد و عورت کا فرض ہے کہ دینی علوم سیکھنے کا شوق اپنے دلوں میں پیدا کریں اور اپنے روزانہ کے معمولات و مشغولات میں یہ چیز بھی شامل کریں کہ دن کے اوقات کا ایک حصہ دینی علوم کے مطالعہ کے لئے ضرور وقف رکھیں جو دوست علوم جدیدہ حاصل کر رہے ہیں وہ بھی ساتھ ساتھ قرآن کریم، احادیث شریف، تفسیر صغیر و کبیر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے خلفاء کرام کی تحریرات کے مطالعہ کے لئے دن میں ایک وقت مختص کر لیں تاکہ وہ اسلامی علوم کی علوم جدیدہ پر برتری ثابت کر سکیں اور علوم جدیدہ سے خادم اسلام اور خادم قرآن ہونے کا کام لے سکیں۔ پھر آسمانی عقل کا سب سے بڑا مظہر خلیفۂ وقت کا وجود باجود ہوتا ہے اس کے بعد درجہ بدرجہ خلیفۂ وقت کے دوسرے متبعین و غلام۔ پس حضرت خلیفۃ المسیح کی بار بار زیارت اور حضور کے ارشادات و خطبات سننے کے مواقع کو کسی قیمت پر ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہیئے خواہ وہ جلسہ سالانہ کا اشغول موقع ہو یا خدام الاحمدیہ کی مرکزی تربیتی کلاس یا سالانہ اجتماع ہو یا انصار اللہ کا اجتماع ہو یا لجنہ اماء اللہ کا۔ وہ موقع رمضان المبارک کے خاص درس القرآن کا ہو یا روزانہ ہونے والے عام درس و تدریس کا۔ کوئی مقامی تربیتی جلسہ یا جمعہ کا مبارک موقع آپ خود بھی اس میں شمولیت فرمائیے اپنے دوست احباب اور ہمسایوں اور اہل محلہ کو بھی اس کی تلقین کیجئے اور اگر آپ والدین کے درجہ پر فائز ہیں تو اپنے بچوں کو دینی علوم اور آسمانی روشنی سے منور کر دینے والے ان زریں مواقع سے حتی الوسع محروم نہ ہونے دیجئے جہاں پاک نفس بزرگ اپنے عملی نمونہ اور علمی جواہرات سے مالا مال کرنے کے لئے موجود ہوتے ہیں۔ ہمارے بعض بزرگوں نے بغیر کسی دینی مدرسہ میں داخل ہوئے اپنے ذاتی شوق، ذاتی مطالعہ اور اجتماعات جلسوں اور درسوں میں شمولیت حاصل کرنے سے دینی علوم میں وہ درجہ حاصل کیا کہ بڑے بڑے . . . . مخالفین کا منہ بند کر دیا اور بڑی علمی تصانیف اپنی یادگار چھوڑ گئے مثال کے طور پر محترم ملک عبدالرحمن صاحب خادم مرحوم۔ پس اپنے بزرگوں کے اس نمونہ کو ہمیں بھی مشعل راہ بنانا ہے۔ ان حضرت مسیح موعودؑ کے مذکورہ بالا ارشادات کے مطابق ہمیں خدمت دین کی نیت سے علوم جدیدہ کو حاصل کرنا چاہیئے اور ہم جس مقام اور جگہ پر بھی ہوں وہاں اگر کوئی نادان اسلام کی کامل پر حکمت تعلیم پر حملہ آور ہو یا کوئی مسلمان ہی جو سمجھتا ہے اسلام کے بارہ میں اشتباہات میں مبتلا ہو گیا ہو تو ہم وہاں اپنے علم و معرفت اور دلائل و نشانات کی رو سے اس مخالف اسلام کا منہ بند کر دینے والے ہوں اور اس محترم مسلمان بھائی کو صحیح آسمانی اور اسلامی روشنی سے شکوک و شبہات کی تاریک دلدل سے نکال کر اسلامی نور کے کھلے میدان میں لا کھڑا کرنے والے ہوں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ
لِيَنْفِرُوا كَافَّةً
فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ
فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ
لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ
وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ
إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ
لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ

(التوبۃ ۱۲۲)

اور مومنوں کے لئے ممکن نہ تھا کہ وہ سب کے سب اکٹھے ہو کر تعلیم دین کے لئے نکل پڑیں۔ پس کیوں نہ ہوا کہ ان کی جماعت میں سے ایک گروہ نکل پڑتا تاکہ وہ دین پوری طرح سیکھتے اور اپنی قوم کو واپس لوٹ کر (بے دینی سے) ہوشیار کرتے تاکہ وہ (گمراہی سے) ڈرنے لگیں۔

اس آیت کریمہ میں جماعت مومنین کے ان جملہ افراد کے علاوہ جو کہ اپنے ذاتی شوق اور کوشش سے اپنا دینی علم بڑھاتے رہتے ہیں۔ دین کے لئے اپنی زندگیاں پوری طرح وقف کر دینے والے خوش نصیبوں کا ذکر ہے جو ہر دوسرے کام کو ترک کر اپنی زندگیاں دینی علوم کے سیکھنے اور پھر تبلیغ کے ذریعہ اسلام کی خدمت و اشاعت کے لئے وقف کر دیتے ہیں مثلاً جیسا کہ آجکل ہمارے جامعہ احمدیہ کے واقفین زندگی طلبا ہیں جو سات آٹھ سال تک ٹھوس دینی علم حاصل کر کے پھر خلیفۂ وقت کے ارشاد پر ملک ملک اور شہر شہر جا کر اپنی ساری زندگی دین اسلام کی تبلیغ و تعلیم میں صرف کر دیتے ہیں۔ تبلیغ اسلام کے عالمگیر کام کی موجودہ غیر معمولی وسعت کا تقاضا ہے کہ اہل ثروت احباب اپنے ذہین اور لائق بچوں کو وقف کریں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دینی علوم کو سیکھنے اور انہیں آگے پھیلانے کی بڑی تاکید فرمائی ہے۔ یہاں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے چند ارشادات درج کئے جاتے ہیں:

۱۔ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ
الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ (بخاری)

تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن کا علم حاصل کرتا اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔

۲۔ حضرت معاویہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا
يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ۔

(بخاری)

جس شخص کو اللہ تعالیٰ بھلائی اور ترقی دینا چاہتا ہے اُسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے۔

۳۔ حضرت ابن مسعودؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ
مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ
كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ
مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ

(ترمذی کتاب العلم)

اللہ تعالیٰ اُس شخص کو خوشحال رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور آگے اسی طرح پہنچا دی جس طرح (ہم سے) سنی تھی۔ کیونکہ بہت سے ایسے لوگ جنہیں بات پہنچائی گئی ہے خود اس بات کو سننے والوں سے زیادہ یاد رکھنے والے اور سمجھ سے کام لینے والے ہوتے ہیں۔"

(۴) حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں سے چھین کر قبض نہیں کرتا بلکہ علماء کو وفات دے کر علم اٹھا لیتا ہے یہاں تک کہ کوئی عالم باقی نہیں رہتا اور لوگ جاہلوں کو اپنا سردار بنا لیتے ہیں۔ جب ان سے دین کی باتیں پوچھی جاتی ہیں تو وہ بغیر علم کے فتوے دیتے ہیں اس طرح خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں (بخاری)

اس حدیث میں خطرناک صورت حال بیان فرمائی گئی ہے۔ وہ دراصل مومنین کے لئے ایک شدید انتباہ ہے کہ سب مومن دینی علوم کو سیکھنے کی کوشش کرتے رہیں اور پھر جماعت مومنین میں ہر زمانہ میں واقفین زندگی علماء کا ایک بھاری گروہ موجود رہنا چاہیئے کہ تا دینی علوم کے نور کی قندیلیں ہمیشہ ہی جگمگاتی رہیں۔

اللہ تعالیٰ جماعت کے ہر فرد کو اس بات کی توفیق عطا فرماتا رہے کہ وہ غلبۂ اسلام کی عالمگیر اور عظیم مہم کے فعال مجاہد بننے کے لئے اپنے دینی علوم کو بڑھاتے چلے جائیں اور ان پر کوئی دن ایسا نہ آئے جب یہ کوشش اور دعا کرنے والے نہ ہوں کہ

رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا

اے میرے رب میرے علم میں اضافہ فرما۔

اَللّٰهُمَّ آمِين يَا أَرْحَمَ
الرَّاحِمِين ۝

ہر ذی علم فرد کیلئے ضروری ہے کہ وہ خود علم سیکھے اور دوسروں کو سکھائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائیہ فہرست

۱۹۷۵ـ۷۶ء کا بجٹ سو فیصد پورا کرنے والی مجالس کی دعائیہ فہرست جو مرکزی بجٹ ۱۹۷۶ء میں شائع ہونے سے رہ گئیں یا بعد میں اپنا بجٹ سو فیصد پورا کر دیا۔

۱۔ سکھر شہر
۲۔ شکارپور ضلع سکھر
۳۔ سیمنٹ ورکس روہڑی سکھر
۴۔ فضل عمر ماڈل فارم "
۵۔ پنوں عاقل "
۶۔ جیکب آباد شہر
۷۔ دادو شہر
۸۔ کوئٹہ شہر
۹۔ کوٹ احمدیہ ضلع حیدرآباد
۱۰۔ جمال پور ضلع نوابشاہ
۱۱۔ بھریا روڈ " "
۱۲۔ چک 6/11-L ضلع ساہیوال
۱۳۔ شیخ پور ضلع گجرات
۱۴۔ ڈنگہ " "
۱۵۔ چک سکندر " "
۱۶۔ لالہ موسیٰ " "
۱۷۔ دھوریہ " "
۱۸۔ دھیر کے کلاں " "
۱۹۔ چک 26 احمد آباد " "
۲۰۔ کالرہ کلاں " "
۲۱۔ ملک پور مرزا " "
۲۲۔ سوک کلاں " "
۲۳۔ سرگودھا شہر
۲۴۔ 43 جنوبی ضلع سرگودھا
۲۵۔ 152 شمالی " "
۲۶۔ عمر آباد مجوکہ " "
۲۷۔ چک 65/P ضلع رحیم یار خان
۲۸۔ چک 223/9-R ضلع بہاولنگر
۲۹۔ چک 63/D-B جنوبی ضلع بہاولپور
۳۰۔ کالا گجراں ضلع جہلم
۳۱۔ پنڈ بیگوال ضلع راولپنڈی
۳۲۔ کیمبل پور شہر
۳۳۔ پبی ضلع پشاور
۳۴۔ بیدری ضلع لاہور
۳۵۔ شمس آباد " "
۳۶۔ سیالکوٹ شہر
۳۷۔ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ
۳۸۔ بھوپال والا " "
۳۹۔ گریاں کوٹ پڑا " "
۴۰۔ چونڈہ " "
۴۱۔ کوٹ گوندل " "
۴۲۔ عنایت پور ضلع جھنگ
۴۳۔ چک ۵ رتی ضلع شیخوپورہ
۴۴۔ کوٹلی جھوریں 117 " "
۴۵۔ چک 254/ج ب قادر آباد ضلع لائل پور
۴۶۔ " 209/ر ب اکال گڑھ " "
۴۷۔ " 61/ج ب دھروڑ " "
۴۸۔ " 30/ج ب شہباز پور " "
۴۹۔ " 33/ج ب " "
۵۰۔ " 57/گ ب گھیالہ کلاں " "
۵۱۔ " جھامرہ " "

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

قائدین خدام الاحمدیہ سے ایک ضروری گزارش

جن قائدین نے اپنی مجلس کی فہرست تجنید مکمل کر کے تاحال مرکز میں نہیں بھجوائی وہ جلد بھجوا کر ممنون فرمائیں۔
(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پاکستان آرمی میں سویلین سکالرشپ

برائے بی۔ ایس سی الیکٹریکل مکینیکل انجنیئرنگ وغیرہ

ایسے امیدوار جنہوں نے انٹرمیڈیٹ (پری انجنیئرنگ) سیکنڈ ڈویژن کیا ہوا ہو یا ہائر سیکنڈری ایگزامینیشن سائنس اور جن کی عمر یکم اکتوبر ۱۹۷۶ء کو ۱۶ تا ۲۱ سال ہو اور ایروناٹیکل انجنیئرنگ کیلئے بطور cadet ٹریننگ پندرہ اگست ۱۹۷۶ء کو ۱۶ تا ۲۱ سال ہو وہ G.H.Q. A.G.'s Branch (P.A.3) راولپنڈی مورخہ ۳۱ر مئی ۱۹۷۶ء تک مقررہ فارموں پر جو فارمیشن ہیڈکوارٹرز۔ رجمنٹل/کور سنٹرز۔ آرڈیننس ڈپوز۔ ایمپلائمنٹ ایکسچینجوں۔ انجنیئرنگ یونیورسٹی یا کالجوں سے مل سکتے ہیں بھیجیں۔ تفصیلی کوائف وغیرہ کیلئے دیکھیں نوائے وقت مورخہ ۱۰ر مئی ۱۹۷۶ء صفحہ ۴۔
(ناظر تعلیم)

قائدین مجالس سے ایک ضروری گزارش

خدام کے مرکزی امتحانات ۴ر جون اور ۶ر جون اور اطفال کے امتحانات ۲۸ر مئی اور ۳۰ر مئی کو منعقد ہوں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔
جن قائدین مجالس نے ابھی تک پرچوں کا مطالبہ مرکز میں نہیں بھجوایا وہ فوری بھجوائیں۔
(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مطالعہ کتب

ماہ مئی میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "ایک غلطی کا ازالہ" مقرر ہے۔ قائدین اپنے خدام سے اس کا مطالعہ کروائیں۔
(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مقابلہ مقالہ نویسی

امسال مقالہ نویسی کا عنوان ہے "سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم۔ تبلیغ اسلام"
الفاظ دس ہزار سے پندرہ ہزار تک۔
مرکز میں پہنچنے کی تاریخ ۳۰ر جون۔
(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

مکرم چوہدری فضل احمد خان صاحب ساکن چک 549/E.B تحصیل وہاڑی ضلع ملتان حال مقیم شجاع آباد مورخہ ۱۳ر مارچ بروز بدھ بوقت ۵ بجے شام بعمر قریباً ۳۶ سال نشتر ہسپتال ملتان میں اپنے مولائے حقیقی سے جاملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تجہیز و تکفین کے بعد جنازہ ملتان چھاؤنی لے جایا گیا جہاں احباب جماعت نے نماز جنازہ پڑھی پھر رات دو بجے کے قریب میت گاؤں پہنچائی گئی جہاں تین بجے بعد نماز ظہر مولوی شمس الدین صاحب سیال نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں رشتہ داروں کے علاوہ احباب جماعت بوریوالہ اور چک چھٹیانوالہ (549/E.B) شریک ہوئے اسکے بعد تدفین عمل میں آئی۔

مکرم چوہدری صاحب مرحوم مکرم چوہدری احمد علی صاحب (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کے منجھلے بیٹے تھے۔ بڑے مخلص اور جوشیلے احمدی تھے۔ کئی سال تک بسلسلہ ملازمت "ریاض کاٹن جیننگ فیکٹری" شجاع آباد میں مقیم رہے۔ وہاں اکیلے ہی احمدی تھے۔ اپنا عرصہ ملازمت بڑی دلیری اور مومنانہ جرأت کے ساتھ گزارا۔

مرحوم اپنے پیچھے ۵ بچے اور بیوہ یادگار چھوڑ گئے ہیں۔ بڑا بچہ ناصر احمد اس سال آٹھویں جماعت میں ہوا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس خلا کو پورا کرے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ دے، انکے درجات بلند فرمائے اور ان کے جملہ لواحقین و پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین (مرزا محمد اقبال مربی سلسلہ وہاڑی ضلع ملتان)

خصوصی رعایت

پندرہ مئی سے یکم جون تک

ستارہ اور رشید لون کے خوبصورت پرنٹ فلیٹ اور کے ٹی بے شمار رنگوں میں نیز ہمارے ہاں ہر قسم کا کپڑا ریشمی فلیٹ وولی کریپ۔ ساٹن۔ ڈشن کے خوشنما ڈیزائن اور سادہ سوفینی پولی وی۔ پاپلین۔ چک۔ شرٹنگ۔ کاٹن ٹیٹرون۔ نیز خوشنما ڈیزائنوں میں پردہ کلاتھ چادریں اور بستر سیٹ بارعایت خرید فرمائیں۔

پروپرائٹر۔ نبی احمد باجوہ۔ احمد کلاتھ سٹورز۔ گولبازار ربوہ

فون نمبر:۔ ۵۶۸

مجالس خدام الاحمدیہ کا دوسرا مثالی وقار عمل ۲۳ر مئی بروز اتوار ہوگا۔ (مہتمم وقار عمل خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندۂ وقفِ جدید کی وصولی کیلئے فوری توجّہ کی ضرورت

یکم مئی (ہجرت) سے وقفِ جدید کے اخراجات کا نیا سال شروع ہو چکا ہے اِس سلسلہ میں رقوم کی فوری طور پر ضرورت ہے لہٰذا امراء و صدر صاحبان اور سیکرٹری صاحبان مال و وقفِ جدید سے گذارش ہے کہ براہِ مہربانی وقفِ جدید کے چندہ کی جمع شدہ رقوم فوری طور پر مرکز سلسلہ میں بھجوائیں نیز یہ کہ مزید وصولی کی طرف توجہ فرمائی جائے اور اگر وعدہ جات ابھی نہ بھجوائے گئے ہوں تو فوری طور پر بھجوائے جائیں کیونکہ نئے سال کا آغاز ہوتے چار ماہ گذر گئے ہیں گویا سال کا ایک تہائی حصّہ گذر چکا ہے لہٰذا آپ کی فوری اور خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

ضروری اِعلان

متعلقہ انعامی وظائف

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۷۵ء کے موقع پر جس سکالرشپ سکیم کا اعلان فرمایا تھا اس کے متعلق یہ وضاحت کی جاتی ہے کہ جیسا کہ حضور نے اعلان فرمایا تھا یہ سکالرشپ صرف ان طلباء کے لئے ہوں گے جنہوں نے ایم۔اے یا ایم۔ایس سی یا کوئی اور تعلیمی ڈگری والا امتحان جس کا معیار ایم۔اے / ایم۔ایس سی سے کم نہ ہو ۱۹۷۶ء میں پاس کیا ہو۔ ایسے درخواست دہندگان میں سے قابل ترین اور سب سے زیادہ مستحق طلباء کا انتخاب کیا جائے گا۔ سکیم کی تفاصیل کا اعلان انشاء اللہ جلد ہی کر دیا جائے گا۔ اور ۱۹۷۶ء کے ایم۔اے / ایم۔ایس سی کے امتحان کے نتائج کے اعلان کے بعد متعلقہ شرائط کو مدِّنظر رکھتے ہوئے طلباء اپنی درخواستیں ناظر تعلیم کو بھجوا سکتے ہیں۔

(ناظر تعلیم)

لیڈی ڈاکٹر کی فوری ضرورت

فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں لیڈی ڈاکٹر کی دو آسامیاں خالی ہیں جن میں سے ایک چار ماہ کے لئے عارضی اور دوسری مستقل آسامی ہے۔ مرکز ربوہ میں رہ کر خدمت کرنے کی خواہش مند ڈاکٹر ان آسامیوں کے لئے اپنے امیر یا صدر کی تصدیق کے ساتھ درخواستیں ارسال فرمائیں۔

تنخواہ گورنمنٹ کے مقرر کردہ اسکیل کے مطابق ہوگی۔ رہائش اور خوراک کے لئے معمولی خرچ پر انتظام کر دیا جائے گا۔ تمام علاج کی سہولتیں خود کو اور فیملی کو ہسپتال کی طرف سے مفت ہونگی۔ حسب قواعد پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت بھی ہوگی۔ لیڈی ڈاکٹر کے لئے ایم۔بی۔بی۔ایس ہونا ضروری ہے۔

(ڈاکٹر) مرزا منور احمد

چیف میڈیکل آفیسر فضلِ عمر ہسپتال۔ ربوہ

شکریۂ احباب

الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر اپنا خاص فضل فرماتے ہوئے اور کرم فرماؤں کی دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے مجھ کو صحت عطا فرمائی ہے۔ میں ان تمام احبابِ کرام کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے دورانِ بیماری میری عیادت، اور تیمار داری فرمائی اور پھر مالی اعانت بھی فرما کر اپنی محبّت و اخلاص کا ثبوت دیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(حافظ مبین الحق شمس۔ دار العلوم شرقی۔ ربوہ)

فضلِ عمر درس القرآن کلاس ۱۹۷۶ء

امراء صاحبان و مربّیانِ کرام سے ضروری درخواست

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اِس سال فضلِ عمر درس القرآن کلاس کے لئے ۸؍جولائی سے ۲۹؍جولائی تک تین ہفتوں کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ امراء کرام اور مربّیانِ سلسلہ اپنے اپنے حلقہ میں اِس کلاس کے لئے موزوں افراد کا انتخاب فرمائیں۔ ہر جماعت کی نمائندگی لازمی ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ تعلیم القرآن)

زکوٰۃ کی اہمیّت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:-

مال ہو پاس تو دو اس سے زکوٰۃ اور صدقہ\
فکرِ مسکین رہے تم کو غمِ ایّام نہ ہو

حضور رضی اللہ عنہ نے اِس شعر میں احبابِ جماعت کو اِس طرف توجہ دلائی ہے کہ اگر کسی دوست کو اللہ تعالیٰ نے احمدیت جیسی عظیم الشان نعمت کے علاوہ دنیاوی اموال سے بھی نوازا ہے تو یتامیٰ و مساکین کا خیال رکھتے ہوئے زکوٰۃ کی رقم مرکز میں ارسال کرنے میں کبھی سُستی نہ کرے کیونکہ زکوٰۃ ہر صاحبِ نصاب پر فرض ہے۔

اِس میں شک نہیں کہ بہت سے صاحبِ نصاب اپنی واجب الادا زکوٰۃ بڑے فکر اور اہتمام سے مرکز میں از خود بھجوا دیتے ہیں مگر دیکھا گیا ہے کہ بعض صاحبِ نصاب دوستوں سے مسائل کی لاعلمی کے باعث سُستی ہو جاتی ہے۔ ایسے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ مرکز میں جلد بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

جملہ عہدیدارانِ جماعت کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ وصولی زکوٰۃ کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ فرمائیں اور صاحبِ نصاب احباب سے زکوٰۃ کی رقوم وصول کرکے خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروا کر ممنون فرماویں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

اخبارِ احمدیّہ (بقیہ صفحہ اوّل)

ریٹائرڈ پروفیسر ایمل سیکنڈری کالج لاہور حال واقفِ زندگی ربوہ کی پوتی اور محترم چوہدری محمد سعید صاحب آف حیدر آباد (سندھ) کی نواسی ہیں۔ اعلانِ نکاح کے بعد محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے دعا کرائی جس میں ازراہِ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے بھی شمولیت فرمائی اور دعاؤں سے نوازا۔

احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو سلسلہ احمدیہ اور جانبین کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے آمین۔

جماعتِ احمدیہ بہاولپور کے ایک نہایت مخلص دوست مکرم ڈاکٹر کیپٹن مبارک احمد صاحب ایم۔بی۔بی۔ایس عرصہ سے شدید بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت ان کی صحتِ کاملہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

(رانا مبارک احمد ٹی ٹی ضلع بہاولپور و سیکرٹری مال)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴